ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔ (التکاثر:۸)

پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور باز پرس کی جائے گی۔

01 JULY FRIDAY 2016

۲۵ ماہ رمضان جمعہ ۱۴۳۷ھ

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:46	6:06	12:45	7:18	7:30

خود آگہی (چھ ماہ بعد)

اگر آپ اس ڈائری کو روزانہ احتساب نفس کیلئے استعمال کرتے ہیں تو ذیل میں آیات و روایات کی روشنی میں آپکی چھ ماہ بعد خود شناسی کیلئے ایک موقع فراہم کیا جا رہا ہے اور اگر آپ روزانہ احتساب نفس کو اب تک اپنا وطیرہ نہیں بنا سکے تو آپ کیلئے یہ خود شناسی اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ دیے گئے سوالات کا جواب (x) کی صورت میں صحیح خانہ میں لگا کر خود آگہی کا مرحلہ طے کیجئے تا کہ ڈائری کے استعمال سے لیکر آج تک اپنے اندر آنے والی تبدیلی کو گذشتہ چھ ماہ بعد جان سکیں۔

		یقیناً	کسی حد تک	شاید نہیں	بالکل نہیں
۱	میں اپنی زندگی کے مقصد سے آگاہ ہوں۔ ''اللہ کی طرف سے خوشنودی تو سب سے بڑھ کر ہے'' (التوبہ ۷۲)				
۲	اس مقصد کے حصول کیلئے میں نے پلاننگ کی ہے۔ ''کامیابی منصوبہ بندی اور استقامت سے ہے'' (بحار ۷۴/ ۱۶۶)				
۳	میں اپنے نفس کو پہچان چکا ہوں۔ ''جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا'' (مصباح الشریعہ ص ۱۳)				
۴	میں روزانہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہوں۔ ''وہ ہم میں سے نہیں جو روز اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے'' (الکافی ۲/ ۴۵۳)				
۵	میں اپنے زمانہ کے امام کی معرفت رکھتا ہوں۔ ''امام کی معرفت کے بغیر موت جاہلیت کی موت'' (وسائل الشیعہ ۱۶/ ۲۴۶)				

۶	خدمت امام علیہ السلام میری زندگی کا اوّلین ہدف ہے۔ ''تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنا ہوگی'' (آل عمران ۸۱)				
۷	میں نے حقیقی توبہ کے ذریعہ رب کی جانب اپنے سفر کا آغاز کر دیا ہے۔ ''اے مومنو! سب مل کر اللہ کے حضور توبہ کرو'' (النور ۳۱)				
۸	کسی بھی وقت موت کے لیے آمادہ ہوں۔ ''اگر تم سچے ہو تو موت کی تمنا کرو'' (الجمعہ ۶)				
۹	میں نے اپنے دنیوی و اخروی معاملات کے بارے میں ایک جامع وصیت لکھی ہوئی ہے۔ ''وصیت کر کے مرنے والا گویا شہید مرتا ہے اور جو شخص وصیت کر کے نہ مرے گویا اسلام سے قبل کی جاہلیت پر مرا'' (مستدرک ۲/ ۱۱۷)				

انتظارِ قلبی کا درجہ کمال

اگر ہم ایک دن بعد ظہور امام علیہ السلام کو فرض کر لیں تو اس کا اولین و لازمی نتیجہ اس صورت میں ظاہر ہوگا کہ یادِ امام علیہ السلام میں مگن رہیں گے، کسی لمحے ان سے غافل نہ ہوں گے اور ہمہ وقت ان کی آمد کی تیاری میں مصروف رہیں گے۔ ایک حقیقی منتظر واقعاً ان کی یاد اور ان کے انتظار سے غافل نہیں رہ سکتا اور یہ چیز تصنع اور بناوٹ سے مومن میں پیدا نہیں ہو سکتی بلکہ امام علیہ السلام کی معرفت، محبت اور انتظار ہی اسے اس منزل تک پہنچا سکتی ہے۔ کیا اچھا ہو کہ ہم اس خصوصی بات کو ظہورِ امام علیہ السلام کے ایک سچے منتظر

سید محمد تقی اصفہانی کی زبان سے بیان کریں۔ وہ فرماتے ہیں:

کامل اور قلبی انتظار اس کے بعد حاصل ہوتا ہے کہ بندہ مومن کا دل کسی حالت میں کسی وقت اور کسی جگہ پر یادِ امام علیہ السلام اور ان کی مبارک آمد سے خالی اور فارغ نہ ہو۔ بلکہ اگر وہ لوگوں کی مجالس و محافل میں حاضر ہو اور محو گفتگو ہو تو بھی اس کا دل حضورِ امام علیہ السلام میں حاضر ہو اور اس کے قلب میں ان کا خیال، ان کا انتظار اور شوق و وصال کا جذبہ موجزن ہو۔ مثلاً کسی شخص کا ایک ہی بیٹا ہو جو تمام کمالات سے آراستہ ہو اور باپ کے تمام فوائد و منافع اس بیٹے سے وابستہ ہوں۔ اگر یہ بیٹا سفر پر روانہ ہو جائے اور باپ کو اس کی کیفیت سفر اور حال سفر کی کچھ خبر نہ ہو، اس کے بارے میں سوچیں کیا وہ باپ بیٹے کے خیال سے غافل ہو سکتا ہے؟ حاشا و کلا! ہرگز نہیں بلکہ شب و روز اس کے محبوب بیٹے کے تمام حالات و واقعات ہمہ وقت اس کے سامنے ہوں گے۔ جیسے شاعر کہتا ہے:

''اے میری آنکھوں سے غائب ہونے والے تو میرے دل میں اتنا بسا ہوا ہے کہ جب تو بات کرنے کو لب کشائی کرتا ہے تو تیری آواز میرے کانوں تک آتی ہے''

اسی طرح جب انتظار قلبی درجہ کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اس کے آثار ظاہری بھی درجہ کمال پر پہنچ جاتے ہیں۔

قال الامام الصادق علیہ السلام: فَحَاسِبُوْا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا۔

02 JULY SATURDAY 2016

۲۶ ماہ رمضان سنیچر ۱۴۳۷ھ

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:47	6:07	12:45	7:18	7:30

محاسبہ

پس اپنے نفس کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔

(میزان الحکمت، حدیث ۳۸۳۹)

03 JULY SUNDAY 2016

۲۷ ماہ رمضان ۱۴۳۷ھ اتوار

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:47	6:07	12:46	7:18	7:30

قال رسول اللہ ﷺ: حَاسِبُوْا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا، وَمَهِّدُوْا لَهَا قَبْلَ اَنْ تُعَذَّبُوْا، وَتَزَوَّدُوْا لِلرَّحِيْلِ قَبْلَ اَنْ تُزْعَجُوْا۔

04 JULY MONDAY 2016

۲۸ ماہ رمضان ۱۴۳۷ھ پیر

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:47	6:07	12:46	7:18	7:30

اپنے نفس کا محاسبہ خود کرو، قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ عذاب پانے سے پہلے انہیں (نفسوں کو) اعمال کیلئے تیار کرو اور کوچ کرنے سے پہلے زادِ راہ مہیا کرلو۔ (میزان الحکمت، حدیث ۳۸۴۰)

05 JULY TUESDAY 2016

۲۹ ماہ رمضان المبارک منگل

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

آج کرنے کے کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:48	6:08	12:46	7:18	7:30

قال رسول الله ﷺ: يَا اَبَاذَرٍّ! حَاسِبْ نَفْسَكَ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبَ، فَهُوَ اَهْوَنُ لِحِسَابِكَ غَدَاً۔

۳۰ ماه رمضان بده

06 JULY WEDNESDAY 2016

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

یادداشت

مغربین	غروب آفتاب	ظهرین	طلوع آفتاب	فجر
7:30	7:18	12:46	6:08	4:48

اے ابوذرؓ! اپنے نفس کا محاسبہ خود کرو قبل اس کے کہ اس کا محاسبہ کیا جائے کیونکہ یہ بات کل تمہارے حساب میں آسانی کا باعث بنے گی۔ (میزان الحکمت، ح ۳۸۴۱)

07 JULY THURSDAY 2016

۱ ماہ شوال جمعرات

عید الفطر

امام زمان علیہ السلام کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:48	6:08	12:46	7:18	7:30



أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ۔ (الرعد:۱۸)

یہی وہ لوگ ہیں جن سے بری طرح حساب لیا جائیگا اور آخران کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا بری جگہ ہے

08 JULY FRIDAY 2016

۲ ماہ شوال جمعہ ۱۴۳۷ھ

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:49	6:09	12:46	7:18	7:30

توقیع امام زمان علیہ السلام

ذیل میں ہم امام مہدی علیہ السلام کے بعض خطوط کے اقتباسات پیش کریں گے۔ ان خطوط سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام کا اپنے شیعوں سے تعلق برقرار رہتا تھا اور آپ علیہ السلام ان کے معاملات پر مطلع رہتے اور ان کے حالات سے واقف تھے۔

ان خطوط میں سے چند کے اقتباسات یہاں تحریر کیے جا رہے ہیں:

۱۔ اسحاق بن یعقوب سے روایت ہے کہ ایک توقیع وارد ہوئی، ہمارے مولا صاحب الزمان علیہ السلام کے اپنے خط کے ساتھ:

"..... تمہارے اموال ہمیں قبول نہیں مگر اس لیے کہ تم پاک رہو۔ جو چاہے اتصال پیدا کرے اور جو چاہے الگ ہو جائے، جو کچھ خدا نے مجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمھیں دیا ہے..... وہ جو تم نے ہمیں بھیجا ہے وہ ہمارے نزدیک قابل قبول نہیں مگر جو پاک و طاہر ہے..... میرے آبائ علیہ السلام میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس کی گردن میں ان کے زمانے کے طاغوت سے مسالمت اور مصالحت کی رسی نہ تھی۔ مگر میں جب خروج کروں گا تو کسی طاغوت اور مصالحت کی رسی میری گردن میں ہوگی..... لایعنی چیزوں کے بارے میں سوالات کا دروازہ بند کر دو اور جس چیز کی تمھارے لیے کفایت کی گئی ہے اس میں تکلف نہ کرو..... تعجیل فرج کی دعا زیادہ کیا کرو کیونکہ یہی تمھاری فرج و کشائش ہے....."[1]

---

[1] کمال الدین، ج ۲، ص ۱۶۳

فریاد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہجوریت قرآن

وہ قرآن جو احسن الحدیث ہے، جسکے قصے احسن القصص ہیں، جو معیار دین ہے یعنی اس کی مخالفت کی صورت میں فَاضْرِبُوْهُ عَلٰى جِدَارٍ کا حکم ہے، جو سراسر شفاء و رحمت ہے۔ جس کی آیات تلاوت کرنے سے جنت میں درجات کا اضافہ ہوگا یعنی حکم ملے گا "اِقْرَأْ وَارْقَأْ"، "قرآن کی آیات کی تلاوت کرتے جاؤ اور جنت میں اپنے درجات بلند کرتے جاؤ"[1]۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاملین قرآن کو عام لوگوں پر سبقت عطا فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک معیار قرآن سے تمسک کے اعتبار پر تھا۔ ایک جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پرچم ایک شخص سے لے کر دوسرے کو اس لیے تھما دیا کہ دوسرا شخص قرآن کو بہتر جانتا تھا۔ جنگ احد میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان شہداء کا جنازہ پہلے پڑھایا جو قرآن زیادہ پڑھتے تھے۔

توجہ طلب نکتہ یہ ہے کہ وہ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کے اعضاء کی عصمت کی تصدیق فرمائی گئی ہے، ان کی زبان معصوم ہے "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى"[2] ان کا قلب معصوم ہے "مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى"[3] جن کی آنکھیں معصوم ہیں "مَا زَاغَ الْبَصَرُ"[4] اور ان کے وجود مبارک سے اور ان کے اہل البیت علیہم السلام کے فیض سے زمین و آسمان قائم ہیں "بوجودہٖ ثبتت الارض والسماء" اور جن کے توسط سے مخلوقات کو روزی ملتی ہے "بِیُمْنِہٖ رزق الوریٰ"۔[5] جن کی

---

[1] وسائل الشیعہ ۶: ۲۲۴

[2] سورۂ نجم (۵۳): آیت ۳

[3] سورۂ نجم (۵۳): آیت ۱۱

[4] سورۂ نجم (۵۳): آیت ۱۷

[5] دعائے عدیلہ

ذریت نے بقاء دین کی خاطر اپنی جان، مال، عزت و آبرو راہِ خدا میں قربان کر دی، جن کی شہادت سے رسول اللہ مظلوم قرار پا گئے مگر روز محشر رسول گرامی کا شکوہ بحضور رب کائنات مظلومیت و تنہائی ائمہ ھدیٰ نہیں ہوگا، بلکہ مہجوریت قرآن ہوگا۔ آپ کا شکوہ قرآن کو فراموش کرنے کا ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت و مظلومیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر بھی دی ہے لیکن روز محشر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکایت قرآن کو فراموش کیے جانے کے بارے میں ہوگی۔

ہم سب کو اس دنیا کو خیر باد کہنا ہے۔ کیا ہمیں کسی شفیع کی ضرورت نہیں، اگر ہے تو بقول مولا علی علیہ السلام قرآن شفیع مشفع ہے۔ اگر ہم قرآن کو مضبوطی سے تھامیں کہ جیسا کہ حکم دیا گیا "خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ"[1] اور ہمارے ایک ہاتھ میں دامن اہل البیت علیہم السلام اور دوسرے میں قرآن پاک ہو، تو انشاء اللہ رسولؐ اللہ کی فریاد سے بچ جائیں گے۔ ہم اس خانوادے سے متعلق ہیں جن کی ایک کنیز جناب فضہ ۲۰ سال تک فقط قرآن کے ذریعے گفتگو فرماتی رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم خالی ہاتھ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوں اور جن ذوات مقدسہ کی شفاعت کے امیدوار ہیں وہ خود ہمارے خلاف مقدمہ مہجوریت قرآن دائر کرا دیں۔ خداوند متعال ہمیں اس فانی دنیا میں دار البقا کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

---

[1] سورۂ مریم (۱۹): آیت ۱۲

قال رسول اللہؐ: وَزِّنْ نَفْسَكَ قَبْلَ اَنْ تُوَزَّنَ، تَجَهَّزْ لِلْعَرْضِ الْاَكْبَرِ۔

۰۳ ماہ شوال سنیچر ۱۴۳۷ھ

09 JULY SATURDAY 2016

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

مغربین	غروب آفتاب	ظہرین	طلوع آفتاب	فجر
7:30	7:18	12:47	6:09	4:49

اپنے نفس کا موازنہ کرو قبل اس کے کہ اس کا موازنہ کیا جائے اور اس بہت بڑے پیشی کے لئے تیاری کرلو جس دن ہر شخص کو پیش ہونا پڑے گا۔ (میزان الحکمت، ح ۳۸۴۱)

10 JULY SUNDAY 2016

۰۴ ماہ شوال ۱۴۳۷ھ
اتوار

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:49	6:09	12:47	7:18	7:30

قال الامام الصادق علیہ السلام: اِذَا اٰوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَانْظُرْ مَا سَلَكْتَ فِیْ بَطْنِكَ وَمَا كَسَبْتَ فِیْ یَوْمِكَ، وَاذْكُرْ اِنَّكَ مَیِّتٌ وَاِنَّ لَكَ مَعَادًا۔

۱۱ JULY MONDAY 2016

۰۵ ماہ شوال پیر ۱۴۳۷ھ

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

مغربین	غروب آفتاب	ظہرین	طلوع آفتاب	فجر
7:30	7:18	12:47	6:10	4:50

جب تم اپنے بستر پر آرام کیلئے آؤ تو غور کرو کہ تم نے اپنے پیٹ میں کیا ڈالا ہے اور اس دن تم نے کیا کمایا ہے
پھر یہ بھی یاد کرو کہ تمہیں مرنا ہے اور تمہارے لئے معاد (قیامت) ہے۔ (میزان الحکمت، حدیث ۳۸۴۴)

12 JULY TUESDAY 2016

٦ ماہ شوال منگل

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

آج کرنے کے کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:50	6:10	12:47	7:18	7:30

قال رسولُ اللہ صلی اللہُ علیہ وآلہ وسلم: لَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا حَتّٰی یُحَاسِبَ نَفْسَہٗ اَشَدَّ مِنْ مُّحَاسَبَۃِ الشَّرِیْکِ شَرِیْکَہٗ وَالسَّیِّدِ عَبْدَہٗ۔

13 JULY WEDNESDAY 2016

۷ ماہ شوال بدھ ۱۴۳۷ھ

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:50	6:10	12:47	7:18	7:30

کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنی ذات کا اس قدر سخت محاسبہ نہ کرے جیسا کہ کوئی شریک اپنے شریک کا، یا کوئی مولا اپنے غلام کا، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت۔ (میزان الحکمت، حدیث ۳۸۴۶)

14 JULY THURSDAY 2016

۰۸ ماہ شوال ۱۴۳۷ھ جمعرات

یوم انہدام جنت البقیع کے غم انگیز موقع پر اشک بار آنکھوں سے غمگین دل سے
حضرت حجت ابن الحسن العسکری علیہما السلام کی بارگاہ میں تعزیت پیش کرتے ہیں۔

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:51	6:11	12:47	7:18	7:30

قال علی علیہ السلام: ثَمَرَةُ الْمُحَاسَبَةِ صَلَاحُ النَّفْسِ۔

محاسبہ کا ماحصل نفس کا سنوارنا ہے۔ (میزان الحکمت، حدیث ۳۸۵۱)

15 JULY FRIDAY 2016

۰۹ ماہ شوال ۱۴۳۷ھ جمعہ

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:51	6:11	12:47	7:18	7:30

عدل ظلم کی زَد میں

''بیشک غیبت کے زمانے کے لوگ ان (امام مہدی علیہ السلام) کی امامت پر اعتقاد رکھتے ہوں گے اور ان کے ظہور کا انتظار کرتے ہوں گے۔ وہ تمام زمانے کے لوگوں سے بہتر ہوں گے کیونکہ خداوند عالم نے انہیں عقل وفہم ومعرفت اس طرح دی ہوگی کہ غیبت ان کیلئے امام علیہ السلام کے حضور کی طرح ہوگی''[1]

ہم جب اپنے ارد گرد دیکھتے ہیں تو ہمیں ہر طرف ناانصافی نظر آتی ہے۔ چاہے وہ سماجی قدریں ہوں چاہے سیاسی یا معاشی۔ اس ظلم کے باوجود ہر مذہب کے پیروکار غرض معاشرے کا ہر طبقہ کسی نہ کسی نجات دھندہ کا منتظر ہے۔

عجب ہے کہ جتنا بھی اندھیرا ہو جائے روشنی کی امید ختم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ مکتبہ اہل بیت علیہ السلام کے پیروکار بھی اس ظلم و جور کے زمانے میں ظہور امام سے امید لگائے بیٹھے ہیں۔ چونکہ قول معصوم علیہ السلام ہے کہ امام زمان علیہ السلام اس وقت ظہور فرمائیں گے جب دنیا ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی وہ اسے اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ آج معاشرے میں ہر طرف ظلم نظر آنے کے باوجود امام علیہ السلام کیوں ظہور نہیں فرماتے؟ کیا چیز ہے جو ان سخت ترین حالات میں بھی ظہور میں مانع ہے؟ تاریخ میں متعدد جگہ ہمیں اس سوال کا جواب ملتا ہے۔ ہارون مکی کا واقعہ ہو یا 313 اصحاب والی حدیث۔ تاریخ بارہا ہمیں ان لوگوں کے اوصاف سے آگاہ کرتی ہے جن پر معصوم علیہ السلام تکیہ کرتے ہیں۔ امام زمان علیہ السلام کے اصحاب خاص ترین ہوں گے۔ امت کی بارہا بیقدری کے بعد حجت خدا کو امت سے اس وقت تک دور کر دیا گیا جب تک حجت خدا کی نصرت کا ہر دعویدار اپنے اوصاف میں سلمان محمدیؓ کی اطاعت رکھے، ابوذرؓ کی سچائی کا حامل ہو، مالک اشترؓ کی وفا اور حبیب ابن مظاہرؓ کی سی مؤدت کا حامل ہو۔ جب تک ہم اپنی صفوں میں عمار یاسرؓ اور میثم تمارؓ کو نہ پائیں گے تب تک حجت خدا

---

[1] بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۲۳

علیہ السلام کی صحبت سے محروم رہیں گے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر مومن انفرادی حیثیت اور ملت اجتماعی حیثیت میں جملہ اوصاف کی حامل ہو۔ ہمیں چاہیے کہ خود کو تیار کرلیں تا کہ جلد امام علیہ السلام ظہور فرمائیں اور ہم خدا کی عظیم ترین نعمت کا وجدان کرسکیں اور حجت خدا کی صحبت سے لطف اندوز ہوں۔ آمین

قرآن

قرآن مجید مختلف جہات سے معجزہ ہے جن میں سے ایک اس کی فصاحت و بلاغت اور جامعیت ہے۔ قرآن میں سب کچھ موجود ہے کسی بھی چیز کو چھوڑا نہیں گیا ہے۔ اہم چیز یہ ہے کہ ہمیں قرآن اور اس کی تفسیر کو سمجھنے اور اس کے نکات و باریکیوں کو جاننے کے لیے غور و فکر کرنا چاہیے۔ کیونکہ قرآن میں اللہ جا بجا انسان کو تفکر اور تدبّر کی دعوت دیتا ہے۔ البتہ اس تفکر کو بھی احادیث و روایات کی روشنی اور اس کے حدود و قیود میں ہونا چاہیے وگرنہ ممکن ہے کہ انسان قرآن سے ہدایت پانے کی بجائے اپنے خیالات کو قرآن پر منطبق کرتا رہے، اس کی اپنی رائے سے تفسیر کرتا رہے اور نتیجتاً جہنم میں اپنا مقام بنالے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ اللهُ تَعَالىٰ: "مَا اٰمَنَ بِيْ مَنْ فَسَّرَ بِرَأْيِهِ كَلَامِيْ الْخَبَرَ"[1]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ مجھ پر ایمان نہ لایا جس نے میرے کلام کی تفسیر اپنی رائے سے کی۔

حدیثِ ثقلین کے مطابق قرآن و اہل بیت علیہم السلام دونوں سے تمسک گمراہی سے بچاتا ہے۔ کسی ایک کو چھوڑ دینا یعنی قرآن کی تفسیر اہل بیت علیہم السلام کے مقابلے میں کسی اور سے لینا، انسان کو نجات تک نہیں پہونچا سکتا۔

افسوس کہ وہ قرآن جس کا مَسکن زندہ دل ہونا چاہیے تھا، وہ اجسام اور جنازوں کے لیے محدود ہو

---

[1] مستدرک الوسائل، ج ۱۷، ص ۳۲۷

کر رہ گیا ہے اور وہ قرآن کہ جو تفکر و تدبر کی دعوت دیتا ہے، اسے بے ہوش مریضوں کو ہوش میں لانے کے لیے اور فقط ایصالِ ثواب کے لیے تلاوت کیا جا رہا ہے۔ وہ جو روحانی درد کی دوا تھا، اس کا صرف ظاہر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ قرآن سے اپنے دلوں کو منور اور گھروں کو آباد کریں۔

قرآن روحانی بیماریوں کے لیے شفا ہے، گمراہی میں ہدایت ہے، مؤمنین کے لیے رحمت، خدا کا عہد و پیمان اور موعظہ و نصیحت ہے۔ قرآن وہ نصیحت کرنے والا ہے جو کبھی خیانت نہیں کرتا، وہ رہبر ہے جو کبھی گمراہ نہیں کرتا، وہ بولنے اور گفتگو کرنے والا جو کبھی جھوٹ نہیں بولتا، قرآن سے کوئی بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ قرآن سب سے بڑے درد کفر و نفاق اور گمراہی و تباہی کا علاج کر کے شفا بخشنے والا ہے۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

قرآن پڑھنے والے تین قسم کے ہیں: پہلا وہ جو قرآن پڑھتا ہے لیکن اسے ذریعۂ معاش اور کمائی کا وسیلہ بنا لیتا ہے، بادشاہوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے اور لوگوں کے سامنے بڑا بنتا ہے، دوسرا وہ جو قرآن پڑھتا ہے اور اسکے حروف کو یاد کر لیتا ہے لیکن اسکے حدود و احکام کو ضائع کر دیتا ہے، تیسرا وہ جو قرآن پڑھتا ہے اور اس سے اپنا روحانی علاج کرتا ہے، اسے اپنے درد کی دوا قرار دیتا ہے، دن میں بھوکا پیاسا رہتا ہے اور رات کو خدا کی عبادت کرتا ہے اور اپنی جائے نماز پر عبادت کرتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے وسیلے سے خدا دشمنوں کے شَر سے بچاتا ہے، بارش برساتا ہے۔ خدائے بزرگ و برتر کی قسم! قرآن کے ایسے قاریوں کی تعداد بہت کم ہے اور وہ سرخ یاقوت سے بھی زیادہ کمیاب ہیں۔

خداوندِ عالم ہم سب کو اس تیسرے گروہ میں شامل فرمائے (آمین)۔

قال الامام علی علیہ السلام: مَنْ حاسَبَ نَفْسَهُ عَلَى الْعُيُوبِ وَقَفَ عَلَى عُيُوبِهِ وَ اَحاطَ بِذُنُوبِهِ وَ اسْتَقالَ الذُّنُوبَ وَ اَصْلَحَ الْعُيُوبَ۔

16 JULY SATURDAY 2016

۱۰ ماہ شوال سنیچر ۱۴۳۷ھ

آغازِ غیبتِ کبریٰ

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

مغربین	غروب آفتاب	ظہرین	طلوع آفتاب	فجر
7:30	7:18	12:48	6:11	4:51

جو شخص عیوب میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے وہ اپنے عیوب سے واقف ہو جائیگا اور اپنے گناہوں کا احاطہ کریگا' گناہوں سے بیزاری اختیار کریگا اور عیوب کی اصلاح کرلے گا۔ (میزان الحکمت' حدیث ۳۸۵۰)

17 JULY SUNDAY 2016

۱۱ ماہ شوال ۱۴۳۷ھ اتوار

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

مغربین	غروب آفتاب	ظہرین	طلوع آفتاب	فجر
7:30	7:18	12:48	6:12	4:52

قال علی علیہ السلام: مَنْ تَعَاهَدَ نَفْسَهُ بِالْمُحَاسَبَةِ اَمِنَ فِيهَا الْمُدَاهَنَةَ۔

18 JULY MONDAY 2016

۱۲ ماہ شوال ۱۴۳۷ھ پیر

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

مغربین	غروب آفتاب	ظہرین	طلوع آفتاب	فجر
7:30	7:18	12:48	6:12	4:52

جو شخص محاسبہ میں پابندی کرے وہ مداہنت و منافقت سے بچا رہے گا۔

(میزان الحکمت، حدیث ۳۸۴۹)

۱۳ ماہ شوال منگل

19 JULY TUESDAY 2016

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

آج کرنے کے کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:52	6:12	12:48	7:17	7:29

قال رسول اللہ ﷺ:

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَنْقَضِي حَتّٰى يَمْضِيَ فِيْهِمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً۔

20 JULY WEDNESDAY 2016

۱۴ ماہ شوال بدھ ۱۴۳۷ھ

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:53	6:13	12:48	7:17	7:29

(دین کا) یہ امر اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک کہ اس میں بارہ خلیفہ نہ ہو جائیں۔۔۔

(میزان الحکمت، حدیث ۹۴۳، کشف الغمہ، ج ۱)

21 JULY THURSDAY 2016

۱۵ ماہ شوال ۱۴۳۷ھ جمعرات

شہادت امام جعفر صادق علیہ السلام کے غم انگیز موقع پر اشک بار آنکھوں سے غمگین دل سے

حضرت حجت ابن الحسن العسکری علیہا السلام کی بارگاہ میں تعزیت پیش کرتے ہیں۔

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

آج کی اہم باتیں

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:53	6:13	12:48	7:17	7:29

قال علی علیہ السلام: مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ سَعِدَ۔

جو شخص اپنا محاسبہ کرتا ہے وہ سعید اور نیک بخت ہوتا ہے۔ (میزان الحکمت، حدیث ۳۸۵۴)

محاسبہ

۱۶ ماہ شوال ۱۴۳۷ھ جمعہ

22 JULY FRIDAY 2016

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:54	6:14	12:48	7:17	7:29

میں امام علیہ السلام کا شیعہ ہوں؟

اگر ہم اپنے اطراف میں نظر دوڑائیں تو بہت سارے افراد کو پائیں گے جو اپنے نام کے ساتھ کسی ٹائٹل (Title) کا اضافہ کرتے ہیں۔ کوئی اپنے نام کیساتھ انجینئر (Engineer) لکھتا ہے، کوئی ڈاکٹر (Doctor) تو کوئی اپنے نام کے بعد اپنی محنتوں کے صلے کے طور پر LLB، Phd وغیرہ کی صورت میں اپنے مقام کا اظہار کرتا ہے۔ اس Title کو اپنے نام کیساتھ لگانے کا حق حاصل کرنے کی جدوجہد کا آغاز تبھی شروع ہوجاتا ہے جب انسان پہلی جماعت میں قدم رکھتا ہے۔ پہلے 12 سال میں ہر سال تقریباً 10 کتابیں صرف اس حق کو حاصل کرنے کیلئے پڑھی جاتی ہیں کہ انسان اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے آغاز کرنے لائق ہوجائے۔ یعنی قریباً 12 سال اور 120 کتابوں کے بعد انسان کو اس بات کی اجازت ملتی ہے کہ انجینئرنگ یا ڈاکٹری سے مخصوص تعلیم حاصل کرسکے۔ اسکے بعد 4، 5، 6، 8 یا کتنے ہی اور سال اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے انسان آخر کار ایک دن اس قابل ہوتا ہے کہ اپنے نام کے ساتھ Engineer یا Doctor لکھ سکے۔

معاشرے پر ایک نظر دوڑاتے ہی ایسے بہت سے لوگ نظر آتے ہیں جو شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان افراد کی کثرت کو دیکھ کر یہ بات عام افراد کو سمجھ میں نہیں آتی کہ ظہورِ امام علیہ السلام آخر کیوں واقع نہیں ہوتا؟ سوال یہ ہے کہ اپنے نام کیساتھ شیعہ کا Title لگانے کیلئے آخر ہم نے کتنی کوشش کی ہے اور کتابوں کا مطالعہ کیا ہے؟ اگر دنیا کے حقیر Titles حاصل کرنے کیلئے انسان کو قریباً 150 سے 200 کتابوں کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے تو اس قدر عظیم Title یعنی ''شیعۂ علی علیہ السلام'' اپنے نام کیساتھ لگانے کا حق حاصل کرنے کیلئے کس قدر محنت درکار ہونی چاہیے؟ کیا اس نے مولا علی علیہ السلام کے خطبات و فرمودات کی صرف ایک کتاب نہج البلاغہ ہی پڑھی ہے؟ یا صحیفۂ سجادیہ کے معارف سے اپنے آپ کو آراستہ کیا ہے؟ یا پوری زندگی کم سے کم قرآن ہی کو پڑھنے سمجھنے کی کوشش کی ہے؟

ایک شخص نے امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: ''میں آپ علیہ السلام کے شیعوں میں

سے ہوں''۔امام علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر تو ہمارے امر و نہی کی اطاعت کرتا ہے پھر تو تُو اپنی بات میں سچا ہے اور اگر اس کیخلاف کرتا ہے تو جس معزز مقام کا اہل نہیں اسکا دعویٰ کر کے اپنے گناہوں میں اضافہ نہ کر۔ یہ نہ کہہ کہ میں آپ علیہ السلام کے شیعوں میں سے ہوں بلکہ یہ کہہ کہ میں آپ علیہ السلام کے موالیوں، محبوں اور آپ علیہ السلام کے دشمنوں سے دشمنی رکھنے والوں میں سے ہوں۔ اسی طرح تم بہتری میں رہو گے اور تمہارا بہتر انجام ہو گا''۔

پس امام علیہ السلام نے شیعہ ہونے کو معرفت، اطاعت اور تسلیم میں مقید کر دیا اور باقی تمام دعویداروں کو جھوٹا اور گنہگار قرار دیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے قلوب کو معرفت اہل بیت علیہ السلام کے نور سے منور کریں اور دل میں ایسی حقیقی محبت پیدا کریں جو اطاعت و تسلیم کی صورت میں ظاہر ہو۔ اللہ ہمیں امام زمانہ علیہ السلام کا حقیقی شیعہ بننے کی توفیق عطا کرے (آمین)۔

ورزش

ہم میں سے اکثر اشخاص ظہور امام علیہ السلام کے انتظار کے دعویدار ہیں لیکن ہمیں شاید اس بات کا احساس نہیں ہے کہ انتظار کے اصل معنی عصر ظہور کی تیاری ہے۔ عصر ظہور یعنی پرچم امام علیہ السلام کے تلے دشمنان امام سے مقابلہ، جس کے لیے منتظران امام علیہ السلام کا صحت مند ہونا ایک لازمہ ہے۔ اگر موجودہ دور میں منتظران امام علیہ السلام کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو صحت کے حوالے سے ہمیں اصل منتظران امام علیہ السلام کہیں نظر نہیں آئیں گے سوائے معدودے چند۔ آئیے اس صورت حال کا جائزہ لیتے ہیں۔

پرائمری سے ہائی اسکول تک ہم ایک مضمون ''صبح کی سیر'' پڑھتے رہے ہیں۔ وہ دور اچھا تھا اسکول کا ڈرل ماسٹر جسے پی ٹی آئی کہتے تھے اسکول میں ورزش کا انچارج ہوا کرتا تھا۔ ہر کلاس کا ایک پیریڈ ورزش کے لیے مخصوص ہوتا تھا اور پی ٹی آئی کبھی پوری کلاس کو گراؤنڈ کا چکر لگواتے اور کبھی کوئی کھیل ہاکی، کرکٹ اور فٹ بال کھلایا جاتا اور اس طرح کالج اور یونیورسٹی لیول تک ہر کوئی کسی نہ کسی کھیل کا حصہ بنا رہتا۔

لیکن جونہی عملی زندگی کا وقت آیا، سب نے کھیل ترک کر دیے اور ان کے متبادل کے طور پر کوئی ورزش شروع نہیں کی۔ اگر کسی کو ورزش کا زیادہ شوق ہوا تو اس نے صبح کی سیر شروع کر دی وہ بھی

شادی کے بعد جاری نہ رہ سکی۔ جن لوگوں نے خوراک کا خیال رکھا اور ورزش جاری رکھی ان کی صحت پر دوست رشک کرنے لگے۔ کبھی کبھی دوستوں کو ورزش کا جوش آتا ہے مگر پانی کے ابال کی طرح چند دن میں ٹھنڈا پڑ جاتا۔ ورزش نہ کرنے والے مختلف بیماریوں کا شکار ہونے لگے کسی کو کمر درد کی شکایت تو کوئی بلڈ پریشر اور شوگر کا مریض اور کوئی وزن کی زیادتی اور موٹاپے سے تنگ۔

ورزش کے فوائد اتنے زیادہ ہیں کہ اگر آپ کو ان کی اہمیت کا احساس ہو جائے تو آپ کبھی بھی ورزش ترک نہ کریں۔

ورزش سے آپ ڈیپریشن پر قابو پا سکتے ہیں۔ آپ کا دماغ صحت مند رہتا ہے۔ آپ کے اعضاء زیادہ دیر تک آپ کا ساتھ دیتے ہیں۔ اگر آپ ورزش کرتے ہیں تو کسی بھی مشقت والے کام سے آپ کا جسم تھکتا نہیں ہے اور نہ ہی آپ کا سانس پھولتا ہے۔ اگر آپ ورزش نہیں کرتے تو پھر آپ کو چند کلو وزن بھی اٹھاتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے۔

ہمارے پرانے بزرگوں نے اسی لیے صحت اور لمبی عمریں پائیں کیونکہ وہ ساری عمر محنت مشقت کرتے رہے۔ آج اگر لوگ ورزش کے لیے سائیکل چلاتے ہیں تو وہ کام پر جانے کے لیے سائیکل استعمال کرتے تھے۔ آج اگر صبح کی سیر پیدل ہوتی ہے تو وہ روزانہ کام پر پیدل جایا کرتے تھے۔ وہ لوگ زمینداری جیسے محنت والے کام کرتے اور صحت مند رہتے۔ آج ہم لوگ دفتروں میں محصور ہو چکے ہیں اور ہمارا معمول دفتر سواری پر جانا، واپس آ کر کھانا کھانا اور پھر ٹی وی کے آگے بیٹھ جانا۔ جو وقت بچ گیا وہ کمپیوٹر پر بیٹھ گئے۔ اس طرح اب کھلے میدان کے کھیل کم ہوتے جا رہے ہیں اور لوگ ورزش چھوڑ چکے ہیں۔

اگر موجودہ روش جاری رہی تو چند سال بعد ہم سب لوگ ڈیپریشن کا شکار ہو جائیں گے اور بیماریاں ہمیں ہر طرف سے گھیر لیں گی۔ ہمیں خود بھی چاہیے کہ موبائل فون، کیبل اور کمپیوٹر پر ضائع ہونے والے وقت سے چند لمحے نکال کر کسی صحت مند کھیل میں حصہ لیں اور ورزش کے فوائد کے مزے چکھیں۔ لیکن ورزش کے لیے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ورزش مستقل مزاجی کے ساتھ کی جائے ورنہ مطلوبہ فوائد حاصل نہیں ہوں گے۔

خداوند متعال سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی صحت کا ورزش کے ذریعے خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قال رسول اللہ ﷺ:

اَوَّلَ مَا یُسئَلُ عَنْہُ الْعَبْدُ حُبُّنَا اَھْلَ الْبَیْتِ۔

23 JULY SATURDAY 2016

۱۷ ماہ شوال ۱۴۳۷ھ سنیچر

05:00

06:00

07:00

08:00

09:00

10:00

11:00

12:00

13:00

14:00

15:00

16:00

17:00

18:00

19:00

20:00

21:00

22:00

23:00

24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:54	6:14	12:48	7:16	7:28

بندہ سے سب سے پہلے جو سوال کیا جائیگا وہ ہم اہل بیتؑ کی محبت کے بارے میں ہوگا۔

(میزان الحکمت، حدیث ۳۸۵۵)

24 JULY SUNDAY 2016

۱۸ ماہ شوال ۱۴۳۷ھ اتوار

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:54	6:14	12:48	7:16	7:28

قال رسول اللہ ﷺ:

كُلُّ نَعِيْمٍ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا مَا كَانَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ تَعَالٰى۔

25 JULY MONDAY 2016

۱۹ ماہ شوال ۱۴۳۷ھ پیر

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:55	6:15	12:48	7:16	7:28



بروز قیامت ہر نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا سوائے اس نعمت کے جو خدا کی راہ میں حاصل ہو۔

(میزان الحکمت، حدیث ۳۸۵۷)

۲۰ ماہ شوال منگل ۱۴۳۷ھ

26 JULY TUESDAY 2016

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:55	6:15	12:48	7:15	7:27

قال علی علیہ السلام: من حاسب نفسه ربح، ومن غفل عنها خسر، ومن خاف امن۔

27 JULY WEDNESDAY 2016

۲۱ ماہ شوال ۱۴۳۷ھ بدھ

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:55	6:15	12:48	7:15	7:27

جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے گا فائدہ میں رہے گا' جو اس سے غافل ہو گا نقصان اٹھائے گا اور جو خوف (خدا) کرے گا امن میں رہے گا۔ (میزان الحکمت' حدیث ۳۸۵۲)

28 JULY THURSDAY 2016

۲۲ ماہ شوال جمعرات

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

آج کی باتیں

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:56	6:16	12:48	7:15	7:27

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۔ (التکاثر ۸)

پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور باز پرس کی جائے گی۔

29 JULY FRIDAY 2016

۲۳ ماہ شوال جمعہ ۲۰۱۶

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:56	6:16	12:48	7:14	7:26

امام علیہ السلام غائب ہیں یا ہم؟-۱

امام صادق علیہ السلام سے کسی نے امام زمان علیہ السلام کے بارے میں دریافت کیا کہ غیبت امام زمان علیہ السلام کا مطلب کیا ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب دیا: یاد رکھو! غیبت کی دو قسمیں ہیں، مگر ہمارا قائم علیہ السلام پہلی نہیں مگر دوسری طرح سے غائب ہوگا۔ راوی نے سوال کیا: مولا کون سی غیبت؟

امام علیہ السلام نے جواب دیا: ایک غیبت اصحاب کہف کی غیبت ہے اور ایک حضرت یوسف علیہ السلام کی۔ راوی حیران ہوا اور کہنے لگا: یا امام علیہ السلام! میری سمجھ میں نہیں آیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: قرآن میں دو واقعات کا ذکر ہے۔ ایک اصحاب کہف کا کہ جو سات آدمی غار میں سو رہے ہیں۔ وہ ایک مقام پر ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں اور وہاں سے باہر نہیں آتے اور دوسری غَیبت جس کا ذکر ہے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی غَیبت ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں سے ملتے ہیں، ان سے بات چیت کرتے ہیں مگر ان کے بھائی ان کو نہیں پہچانتے۔

روایت میں امام زمان علیہ السلام کی غَیبت کی تشبیہ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ سے دی گئی ہے۔ غَیبت امام علیہ السلام کے دوران منتظرین کی ذمہ داریوں میں سے ایک بہت اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اس بات کا احساس کریں کہ امام علیہ السلام ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہمیں دیکھ رہے ہیں اور ہمارے امور سے غافل نہیں اور ہماری یاد کو بھلاتے نہیں اور نہ اپنے پکارنے والوں کو مشکل میں تنہا چھوڑتے ہیں۔ اپنی امانت کی ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔ یہ ہم ہیں جو غائب ہیں اور امام علیہ السلام کو ایسے بھلا چکے ہیں جیسے وہ ہیں ہی نہیں۔ نہ انھیں یاد کرتے ہیں، نہ ان سے بات کرتے ہیں، نہ اپنی مشکل بیان کرتے ہیں اور نہ ان کی مدد ونصرت کے لیے سعی کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں اس غفلت سے نکالے اور ایک زندہ وموجود امام علیہ السلام کے حقوق کو جاننے اور انھیں ادا کرنے کا سلیقہ عطا فرمائے (آمین)۔

نظم

امام علی علیہ السلام اپنے فرزندوں امام حسن و امام حسین علیہما السلام کے نام اپنی وصیت میں فرماتے ہیں کہ میں تمہیں امور زندگی کو منظم کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ خداوند عالم نے خلقت کائنات کی بنیاد نظم و ضبط پر رکھی ہے اور کائنات کی ہر چیز اپنے مقرر کردہ نظام کے تحت زندگی گزار رہی ہے۔ اگر ہم اس نظام پر نظر دوڑائیں تو یہ محسوس ہوگا کہ اس نظام میں اگر ذرا بھی فرق ڈالا جائے تو پوری کائنات تباہ ہوسکتی ہے کیونکہ یہ نظام عکس العمل کی بنیاد پر قائم ہے۔ اسی طرح انسانی زندگی بھی بہترین نظم وضبط کی متقاضی ہے اور اس نظم کو برقرار نہ رکھنے کی صورت میں نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی اور معاشرتی طور پر بھی بھیانک نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ امور زندگی میں نظم وضبط نہ ہونے کی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں افرادِ معاشرہ اپنے امور میں افراط وتفریط کا شکار ہوجاتے ہیں جس کی وجہ سے معاشرے میں بے سکونی روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ اگر ہم ان وجوہات پر غور کریں جن کی بنا پر نظم وضبط میں تعطل پیدا ہوتا ہے تو وہ مندرجہ ذیل ہیں:

وصیت امام علی علیہ السلام اور کائنات پر غور وفکر اور خود شریعت اِسلام میں عبادات کے اوقات کی صورت میں نظم وضبط کی تاکید اس کی افادیت واضح کرنے کے لیے کافی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ وہ افراد جو منظم اور متحرک ہوتے ہیں وہ باقی افراد کی نسبت زیادہ طویل، کارآمد اور صحتمند زندگی بسر کرتے ہیں۔ غیر منظم ہونے کی دوسری بڑی وجہ سستی اور کاہلی ہے جس کا نتیجہ محرومی ہوا کرتا ہے۔ اسی وصیت میں امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

مِنْ سَبَبِ الْحِرْمَانِ التَّوَانِیْ

محرومی کے اسباب میں سے ایک سبب سستی ہے۔[1]

انسان اپنی قیمتی زندگی کو غیر ضروری ولایعنی کاموں میں صرف کرکے انتہائی خسارے کا سودا

---

[1] تحف العقول، ص ۸۰

کرتا ہے۔ اولاد آدم کا ایک جم غفیر اسی سستی و کاہلی کے سمندر میں غوطہ زن ہے۔ انھیں اپنی زندگی کی قدر و قیمت کا اندازہ ہی نہیں، وہ بے کار رہتے ہوئے اپنے قیمتی لمحات کو ہاتھ سے دے بیٹھے ہیں۔ اسی لیے حکیم اسلام نے اس خسارے سے بچنے کے لیے کیا خوب فرمایا ہے: ''فرصت کے لمحات گزرتے بادلوں کی طرح ہوتے ہیں ان سے فائدہ اٹھاؤ''۔ چنانچہ اپنے قیمتی وقت کو فقط غیر منظم ہونے کی وجہ سے ضائع کر دینا انتہائی نامناسب ہے۔ منظم ہونا اگرچہ ابتدا میں دقت طلب امر ہے لیکن رفتہ رفتہ اگر اپنے امور پر غور و فکر کیا جائے اور روزمرہ کے ضروری کاموں کی فہرست اور ان کے لیے درکار وقت کا حساب کتاب مرتب کر لیا جائے تو اس مشکل کو کسی حد تک آسان کیا جا سکتا ہے۔ پس نظم کی راہ میں تیری بڑی رکاوٹ ضروری و غیر ضروری سرگرمیوں میں فرق نہ کر سکنا ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے فرمان سے بھی روشنی ملتی ہے کہ جس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اپنے روز و شب کو چار حصوں میں تقسیم کرو: (۱) ایک حصہ عبادتِ خدا کے لیے۔ (۲) ایک حصہ ضروریات زندگی کے لیے۔ (۳) ایک حصہ عزیز و اقرباء کے لیے۔ (۴) ایک حصہ آرام و اہل خانہ کے لیے''۔

اگر ہم اس فرمان کی روشنی میں اپنے امور کو منظم کریں تو یقیناً ایک منظم زندگی گزارنے کے قابل ہو سکتے ہیں جس کا نتیجہ نہ صرف ذاتی بلکہ معاشرتی فوائد کی صورت میں نکلے گا جس سے ایک صحت مند معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ:

وَزِّنُوْهَا قَبْلَ اَنْ تُوَزَّنُوْا وَتَجَهَّزُوْا لِلْعَرَضِ الْاَكْبَرِ۔

30 JULY SATURDAY 2016

۲۴ ماہ شوال سنیچر ۲۰۱۶ء

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

اہم کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:57	6:17	12:48	7:14	7:26

موازنہ کئے جانے سے پہلے اپنا محاسبہ خود کرو اور بہت بڑی پیشی (کی حاضری) کے لئے تیار ہو جاؤ۔

(میزان الحکمت، حدیث ۳۸۳۸)

31 JULY SUNDAY 2016

۲۵ ماہ شوال اتوار ۱۴۳۷ھ

05:00
06:00
07:00
08:00
09:00
10:00
11:00
12:00
13:00
14:00
15:00
16:00
17:00
18:00
19:00
20:00
21:00
22:00
23:00
24:00

Priority

آج کرنے کے کام

فجر	طلوع آفتاب	ظہرین	غروب آفتاب	مغربین
4:57	6:17	12:48	7:13	7:25